ترجمہ قرآن مجید

کنز الایمان

تفسیر

نور العرفان

ترجمہ

امام اہلسنت اعلیحضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

پیر بھائی کمپنی

۴۰۔ اردو بازار لاہور

(بقیہ صفحہ ۲۷۸) بھی تو اجتماع ضدین ہو گا۔ اللہ نے انبیاء کو گناہوں سے معصوم فرمایا۔ پھر ان سے شرک کیسے سرزد ہو سکتا ہے۔ ۱۵۔ یہاں خلق بمعنی گھڑنا اور بنانا ہے نہ کہ بمعنی پیدا کرنا۔ یعنی یہ بت' خود مشرکین کے ہاتھ سے گھڑے ہوئے ہیں' پھر پوجا کے لائق کیسے ہو گئے چونکہ مشرکین ان بتوں کو عاقل سمجھتے تھے۔ اس لئے عاقلین کا صیغہ ارشاد ہوا۔ یعنی یخلقون' ورنہ وہ بے جان اور بے سمجھ ہیں۔ اسی لئے انہیں ما فرمایا گیا جو غیر عاقلوں کے لئے آتا ہے۔ لہٰذا آیت پر کوئی اعتراض نہیں۔

ولا يستطيعون لهم نصرا ولا انفسهم ينصرون ﴿۱۹۲﴾

اور نہ وہ ان کو کوئی مدد پہنچا سکیں اور نہ اپنی جانوں کی مدد کریں ۱

وان تدعوهم الى الهدى لا يتبعوكم سواء عليكم

اور اگر تم انہیں راہ کی طرف بلاؤ تو تمہارے پیچھے نہ آئیں تم پر ایک سا ہے

ادعوتموهم ام انتم صامتون ﴿۱۹۳﴾ ان الذين

چاہے انہیں پکارو یا چپ رہو ۲ بے شک وہ جن کو تم

تدعون من دون الله عباد امثالكم فادعوهم

اللہ کے سوا پوجتے ہو تمہاری طرح بندے ہیں ۳ تو انہیں پکارو

فليستجيبوا لكم ان كنتم صدقين ﴿۱۹۴﴾ الهم

پھر وہ تمہیں جواب دیں اگر تم سچے ہو ۴ کیا ان کے

ارجل يمشون بها ام لهم ايد يبطشون بها

پاؤں ہیں جن سے چلیں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے گرفت کریں

ام لهم اعين يبصرون بها ام لهم اذان يسمعون

یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے دیکھیں ۵ یا ان کے کان ہیں جن سے سنیں

بها قل ادعوا شركاءكم ثم كيدون فلا تنظرون ﴿۱۹۵﴾

تم فرماؤ کہ اپنے شریکوں کو پکارو اور مجھ پر داؤں چلو اور مجھے مہلت نہ دو ۶

ان ولي الله الذي نزل الكتب وهو يتولى

بیشک میرا ولی اللہ ہے ۷ جس نے کتاب اتاری اور وہ نیکوں کو

الصلحين ﴿۱۹۶﴾ والذين تدعون من دونه لا

دوست رکھتا ہے اور جنہیں اس کے سوا پوجتے ہو وہ تمہاری

يستطيعون نصركم ولا انفسهم ينصرون ﴿۱۹۷﴾

مدد نہیں کر سکتے اور نہ خود اپنی مدد کریں ۸

۱۔ یعنی وہ تمہاری مدد تو کیا کریں گے' خود انہیں اگر کوئی توڑ دے' یا کتا اٹھا لے جائے' تو اپنے کو بچا نہیں سکتے۔ خیال رہے کہ اولیاء اللہ کی قبور کی تعظیم ایسی ہے جیسے کعبہ معظمہ کی توقیر اور حجر اسود' یا مقام ابراہیم کی تعظیم و توقیر' یا قرآن شریف کا احترام۔ کیونکہ یہ رب کی طرف نسبت رکھتی ہیں۔ لہٰذا ان کا احترام کیا جاتا ہے۔ اس آیت کو مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ انہیں معبود کوئی نہیں جانتا۔ ۲۔ یعنی نہ ان میں چلنے پھرنے کی طاقت ہے نہ سننے سمجھنے کی قوت۔ پھر وہ عبادت کے لائق کیسے ہو گئے۔ خیال رہے کہ رب قوی و قادر ہے۔ اس کی قدرت عالم کے ذریعہ ہم کو محسوس و معلوم ہوئی۔ اگرچہ بلاواسطہ اسے دیکھا نہیں گیا۔ ۳۔ یعنی محض بندہ ہونے میں تمہاری مثل ہیں' ورنہ بعض ان معبودوں سے انسان افضل ہیں جیسے چاند تارے وغیرہ' یا لات' منات پتھر وغیرہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہم نبی کو مثل نہیں کہہ سکتے اگرچہ انہیں بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ فرمایا گیا جیسے کہ ہم انسانوں کو پتھروں کی مثل نہیں کہہ سکتے حالانکہ انہیں بھی مثلکم فرمایا گیا۔ تعجب ہے کہ بعض لوگ یہ تو کہتے ہیں کہ ہم نبی کی طرح ہیں یہ نہیں کہتے کہ ہم ابوجہل' ابولہب کی طرح ہیں۔ یہ دورخی کیسی جب تم ایمان کی وجہ سے ابوجہل کی مثل نہیں تو نبی بھی نبوت کی وجہ سے تمہاری مثل نہیں ۴۔ اس میں کہ وہ تمہاری سنتے اور حاجت روائی کرتے ہیں' لہٰذا عبادت کے لائق ہیں اور ایسا تو ہے نہیں ۵۔ اس آیت کا یہ منشا نہیں کہ جو چل پھر سکے' سن سکے' پکڑ سکے۔ وہ معبود بن سکتا ہے' ورنہ بندر اور گائے میں یہ قوتیں ہیں بلکہ منشا یہ ہے کہ ان پتھروں' درختوں میں تو وہ قوت و طاقت بھی نہیں جو تم میں ہے۔ پھر تم ان کی پوجا کیسے کرتے ہو۔ لہٰذا یہ آیت بالکل صاف ہے۔ اس پر کچھ غبار نہیں۔ یا یہ مطلب ہے کہ یہ بت تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ کیونکہ ان میں کوئی طاقت نہیں ۶۔ معلوم ہوا کہ پیغمبر کو رب تعالیٰ بے حد جرأت عطا فرماتا ہے کہ اکیلے ہونے کے باوجود اس طرح اپنے مقابلے کیلئے سب کو پکارتے ہیں۔ اگر مرزا نبی ہوتا تو اس میں بھی ایسی جرأت ہونی چاہیے تھی۔ مگر وہ لوگوں کے خوف سے حج بھی نہ کر سکا۔ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب مشرکین نے حضور کو اپنے بتوں سے ڈرایا تھا۔ ۷۔ خیال رہے کہ حقیقی والی و ناصر اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس کے خاص بندے اس کے مظہر ہیں۔ وہ بھی مجازی طور پر والی و ناصر ہیں رب فرماتا ہے۔ اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا جیسے حقیقی شافی' حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے' لیکن بعض دواؤں کو دافع بخار' قبض کشا' شربت فریاد رس کہہ دیتے ہیں اور بادشاہ کو ملک کا مالک' اپنے گھربار کا مالک کہا جاتا ہے۔ لہٰذا نہ تو آیات میں تعارض ہے' نہ نبی' ولی کو حاجت روا' مشکلکشا ماننا شرک ہے۔ پیاسے کا کنوئیں پر جانا شرک نہیں' تو گنہگار کا حضور کے دروازے پر جانا شرک کیوں ہو گا۔ ۸۔ اس طرح کہ اگر کتا ان کا چڑھاوا لے جاوے تو وہ چھین نہیں سکتے' اگر ان پر مکھیاں بھنک